

یک غیر اسلامی ملک میں رہ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال و دوست اس فراوانی سے عطا فرمایا ہے کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے اسے امر کی بیخوں میں رکھنے پر مجبور ہیں، ہم مسلمان ہیں اسی لئے ہم سے بیخوں والے بہت خوش ہیں اور وہ ہمیں بوقوف کھینچتے ہیں کیونکہ ہم سودی رقم کو ان بیخوں میں چھو

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہا

بی بیخوں میں اپنے اموال کو رکھنا جائز نہیں خواہ یہ بیک مسلمانوں کے، ہوں یا غیر مسلموں کے کیونکہ اس میں گناہ اور ظلم کی کاموں میں تعاون ہے خواہ آپ سود نہ بھی لیں پھر بھی سودی بیخوں میں رقم رکھنا جائز نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص حفاظت کے لئے بیخوں میں رقم رکھنے پر مجبور ہو جائے اور وہ سود نہ

ہا، اللہ اس میں کوئی حرج نہیں جو کارشاد باری تعالیٰ ہے :

فصل نغم ناخرم علیکم لانا اضطررنا لیلینعام ۶/۱۱۹

سے لئے حرام شمار دی ہیں وہ ایک ایک کر کے بیان دی ہیں مگر اس صورت میں کہ ان کے (کمانے کے) لئے ناچار ہو جائے۔

شخص سود لینے کے لئے ان بیخوں میں اپنی رقم رکھے تو پھر یہ بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ سود اکبر العجاہ میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی کتاب کریم میں اور اپنے رسول امین ﷺ کی زبانی حرام قرار دیا ہے اور بتایا ہے کہ سود بلاخرنا بود ہو جائے والا ہے اور جو شخص سودی لین دین کرتا ہے اس نے گویا اللہ اور اس

ذاتہم باللیل والنار سزاؤ علیہ علیہم اذہم عذرتہم ولا خوف علیہم ولا ہم یخزوا لیلینعام ۲/۲۰۴

اور پوشیدہ و ظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور ان کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔

یا :

اب فہو تکلفہ و ہونخرا الزا ز قہینا سا ۳۲/۳۹

بخرچ کرو گے وہ اس کا (تسہیں) عوض دے گا، وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

و زکوٰۃ و غیر زکوٰۃ سب کو شامل ہے اور صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”صدقے سے مال کم نہیں ہوتا، معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے قوا بیع اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سر بلند فرماتا ہے۔ یہ بھی صحیح حدیث میں ہے رسول

نبی کے کاموں میں خرچ کرنے اور ضرورت مندوں پر صدقہ کرنے کی فضیلت کے بارے میں بہت سی آیات و احادیث ہیں۔

صاحب مال جماعت یا تساہل کی وجہ سے اپنے مال کا سود وصول کرے، پھر اللہ تعالیٰ اسے رشہ و بھلائی کی ہدایت عطا فرمائے تو اسے چاہئے کہ اس مال کو نیک کاموں میں خرچ کر دے اور اپنے مال میں اسے باقی نہ رکھے کیونکہ سود جس مال میں شامل ہو جاتا ہے، اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فر

یا ورنی اللہقا (طیقرۃ ۲۰۶/۱۵)

مٹاتا ہے اور صدقے خیرات کو بڑھاتا ہے۔

((واللہ ولی التوفیق))

### مقالات و فتاویٰ این یاز

صفحہ 317

محدث فتویٰ